سوال

اور تعویذ (127) وغیرہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ موجودہ دور کے فرقوں شیعہ (خمینی کے نظریات کے حامل) بریلوی (احمد رضا خان بریلوی کے نظریات کے حامل) دیوبندی (محمد قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی، زکریا کاندھلوی، تبلیغی نصاب کے مصنف کے نظریات کے حامل) اہل حدیث (میاں نذیر احمد دہلوی، عبدالقادر جیلانی، شاہ ولی اللہ کے نظ

2۔ ایک ہندو کو مسلمان کرتے وقت عہد لیا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسری ہستی پوجا کے لائق نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اب اگر وہ ہندو زبانی عبادت اس طرح شروع کر دے کہ یا کرشن مدد کر، یا علی مدد فرماؤ۔

ن ہستیوں کو الٰہ مان کر ان کی عبادت کرتا ہے۔ اس طرح پھر وہ اپنے مذہب کی طرف عہد توڑ کر لوٹ جاتا ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مشرک بن جاتا ہے۔ کیا موجودہ فرقے شیعہ، بریلوی اور دوسرے ان کو مسلمان ماننے والے کافر و مشرک نہیں ہوتے؟

3۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ ان فرقوں میں صحیح العقیدہ لوگ بھی ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں۔ تو بتائیں کہ شیعہ میں کون سا گروہ یا عالم ایسا گزرا ہے جو صحیح العقیدہ تھا یا موجودہ دور میں موجود ہے۔ اسی طرح بریلوی دیوبندی اور اہل حدیث کے صرف ایک ایک گروہ یا عالم کا نام لکھ دیں؟

4 [illegible]

5 [illegible] نبی a نے فرمایا کہ: ''قبر پر پڑھا جانے والا دُرود میں خود سنتا ہوں۔'' (تفسیر ابن کثیر، پ: ۲۲، سورۂ احزاب)

[illegible] سنداً صحیح نہیں۔ محمد بن مروان سدی صغیر متروک ہے۔'']اس حدیث کو وہ صحیح مان کر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ قبر پر پڑھا جانے والا درود سنتے ہیں اس طرح سماع موتی کا عقیدہ رکھنے والے کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے اسے رحمة اللہ علیہ کہیں گے یا نہیں؟ اسی طرح وحید الزمان صاحب (اہل حدیث کے پیشوا حافظ

القرآن: ...

''آپ ﷺ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔'' [النحل: ۸۰]

''اللہ جسے چاہتا ہے، سنواتا ہے، مگر (اے نبی!) آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں۔'' [فاطر: ۲۲]

''یعنی اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہے جو اللہ کے علاوہ دوسروں کو آواز دے۔ حالانکہ وہ قیامت تک اس کی پکار کا جواب [illegible]

[illegible]

[illegible] ر: ۳۰]

جب سارے صحابہ کا اجماع ہو گیا کہ نبی ﷺ کو موت آ چکی ہے اور قیامت سے پہلے دوبارہ زندہ بھی نہیں کیے جائیں گے۔ تو آپ نبی ﷺ کو مدینہ والی قبر میں زندہ کہہ کر قرآن و حدیث کا کفر کیوں کرتے ہیں؟ کیا آپ صحابہ رضی اللہ عنہم پر یہ الزام لگانا چاہتے ہیں کہ انہوں نے رسول کو زندہ درگور کیا؟

7 [illegible] :۲۱]

8 [illegible]؟

9 [illegible]؟

10 [illegible]؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

1۔ غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والے کافر ہیں۔ باقی جن گروہوں کا آپ نے تذکرہ فرمایا ان میں سے جن افراد میں کفر و شرک پایا جاتا ہے وہ کافر و مشرک ہیں اور جن افراد میں اسلام و توحید پائے جاتے ہیں وہ مسلم و موحد۔ آپ نے سوال میں جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی والی کا ذکر نہیں فرمایا۔

2۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو الٰہ مان کر اس کی عبادت و پوجا کرنے والا کافر و مشرک ہے، خواہ وہ اپنے آپ کو اہل حدیث و اہل سنت کہلائے، خواہ دیوبندی، خواہ بریلوی، خواہ شیعہ، خواہ جماعت المسلمین، خواہ تنظیم المسلمین خواہ کچھ اور۔

3۔ امام مسلم ہو، کافر یا مشرک نہ ہو تو اس کی اقتداء میں نماز درست ہے، خواہ وہ دیوبندی ہو، خواہ بریلوی، خواہ شیعہ خواہ کوئی اور۔ امام مسلم نہ ہو، کافر یا مشرک ہو تو اس کی اقتداء میں نماز درست نہیں۔ خواہ وہ اہل حدیث ہو، جماعت المسلمین ہو، خواہ کوئی اور۔ باقی رہی یہ بات کونسا امام مسلم ہے کافر یا مشرک

4: [illegible]

[illegible] لُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِیْهِ قُبِضَ، وَفِیْهِ النَّفْخَةُ، وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ، فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ۔ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ: یَقُوْلُوْنَ: بَلِیْتَ۔ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ»

[illegible])

[''اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے افضل دنوں میں سے جمعہ کا دن بھی ہے، اسی میں آدم کو پیدا کیا گیا اور اسی میں وہ فوت ہوئے اسی میں صور کی آواز اور بیہوش کن آواز ہوگی۔ پس تم اس دن میں مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا.

ال : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : «اِنَّ لِلّٰهِ مَلاَئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيَ السَّلاَمَ »

ِ اللہ ﷺ نے فرمایا : بے شک اللہ کے فرشتے زمین میں چلتے ہیں مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں ۔ '']

اس حدیث کو بھی شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح نسائی میں درج فرمایا ہے ۔ دیکھیں : ''صحیح نسائی باب السلام علی النبیA ، حدیث نمبر : ۱۲۱۵ ''

ِ ابوداؤد واخرج میں ہے :

: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : «لاَ تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا ، وَلاَ تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا ، وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلاَتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ »

[''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور میری قبر کو میلہ مت بناؤ ۔ اور مجھ پر درود پڑھو ، کیونکہ تم جہاں بھی ہوگے تمہارا درود مجھے پہنچے گا ۔ ''] حدیث نمبر : ۲۰۴۲

تو دُرود و سلام کے رسول اللہ ﷺ پر پیش ہونے کی رسول اللہ ... [illegible]

برہوگا5

آپ کے مکتوب میں جہاں کہیں نبی کریم ﷺ کا نام نامی اور اسمِ گرامی کسی بھی صورت میں ذکر ہوا تو آپ نے () لکھا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لکھا ۔ اس لیے اس فقیر الی اللہ الغنی آپ کی عبارت نقل کرتے وقت آپ کا لکھا ہوا () ہی نقل کر دیا ہے ۔ ورنہ میں آپ ﷺ کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ و

سورۃ الشوریٰ کی محولہ بالا آیت کریمہ ... تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ (۵۳) مطلب آپ نے لکھا ہے : ''تمام امور اللہ کے حضور پیش ہوتے ہیں ۔'' جبکہ قرآنِ مجید کی اس آیت کریمہ کی ہم معنی و مطلب دیگر آیات کے الفاظ وَاِلَى اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ (۱۰۹) اللہ ہی کی طرف تمام تمام کام لوٹائے جاتے ہیں وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ آپ ذرا مزید

برہوگی5

ر5''

جواباً گزارش ہے صحیح بخاری کتاب الجنائز باب الْمَيِّتِ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ ہے :

النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : «اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ ، فَاَقْعَدَاهُ»

[''آپ ﷺ نے فرمایا : جب مردہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی دفن سے فراغت کے بعد واپس ہوتے ہیں ، تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے ، اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں ۔ ''] (الحدیث ، جلد اول ، ص : ۱۷۸) صحیح بخاری کتاب المغازی باب قتل ابی جہل میں ابوطلحہ

َ اللّٰہِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لاَ اَرْوَاحَ لَهَا ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ»

[''عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : یا رسول اللہ ﷺ ! کیا آپ ایسی لاشوں سے گفتگو کرتے ہیں جن میں روح نہیں ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ۔ میں جو باتیں کر رہا ہوں تم ان کو مردوں سے زیادہ نہیں سنتے ۔ ''] (جلد دوم ، ص : ۵۶۶) اور صفحہ :

ُ ﷺ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ فَقَالَ : «هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۔ ثُمَّ قَالَ : اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَهُمْ ۔ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : اِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ۔ ثُمَّ قَرَاَتْ اِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ الْمَوْتٰى حَتّٰى قَرَاَتِ الْاٰيَةَ»

ہے کہ نبی ﷺ بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا : تمہارے مالک نے جو تم سے وعدہ کیا تھا کیا وہ تم نے پالیا ۔ پھر فرمایا : جواب میں کہہ رہا ہوں وہ سن رہے ہیں ۔ یہ بات عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا : رسول اللہ | ﷺ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ اس وقت وہ جانتے ہیں کہ جو میں ان

آپ ہی بتائیں کہ : ''ایسے سماع موتی کے اقراری نبی کریم ﷺ کے بارے میں بتائیں کہ کیا آپ ان کے نظریات سے متفق ہیں یا انہیں قرآن وحدیث کا انکار کرنے والے مانتے ہیں ؟ '' یہ سارے لفظ آپ کے ہیں ، صرف علماء کی جگہ پر نبی کریم ﷺ کا ذکر کیا ہے ، کیونکہ آپ ﷺ کی مندرجہ بالا صحیح بخار

م المؤمنین عائشہ صدیقہ | رضی اللہ عنہا کا بیان :

ُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ۔ ثُمَّ قَرَاَتْ اِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ الْمَوْتٰى حَتّٰى قَرَاَتِ الْاٰيَةَ

اسل سلسلہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری میں لکھتے ہیں :

"ولم ینفرد عمر ولا ابنہ بحکایۃ ذلک ، بل وافقہما اَبو طلحۃ کما تقدم ، وللطبرانی من حدیث ابن مسعود مثلہ باسناد صحیح ، ومن حدیث عبد اللہ نحوہ ، وفیہ : قالوا : یا رسول اللہ وہل یسمعون ؟ قال : یسمعون کما تسمعون ، ولکن لا یجیبون ۔ وفی حدیث ابن مسعود : ولکنہم الیوم لا یجیبون ۔ ومن الغریب اَن فی المغازی لابن اسحاق روا

(۷ ۳۰۴۳۰۳)

ندa نے یہ نہیں فرمایا کہ میں ان کو سناتا ہوں یا سنا رہا ہوں بلکہ یہ فرمایا اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَهُمْ وہ اب سن رہے ہیں جو میں ان سے کہہ رہا ہوں ۔ اور واضح ہے انہوں نے یہ اللہ تعالیٰ کے سنانے سے ہی سنا اور قرآنِ مجید میں ہے :

اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ (۲۲) (فاطر)

[''اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے ۔ ''] اللہ جن کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے تو قلیب بدر والوں کا رسول اللہ a کی بات کو سن لینا اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ... ایکے منافی نہیں ، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سنانے سے تھا ۔

پھر ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی مسند امام احمد وغیرہ کی روایت کے مطابق قلیب بدر والوں کے رسول اللہ ﷺ کی بات کو سننے کو تسلیم فرما رہی ہیں اور صحیح بخاری کی روایت کے مطابق ان کے علم اور جاننے کو تسلیم فرما رہی ہیں اور معلوم ہے کہ علم وجاننا بھی حیات وزندگی کے بغیر تو نہیں

ں طرح

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ (۸۰)

آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو پکار سنا سکتے ہیں ، جبکہ وہ پیٹھ پھیرے جا رہے ہوں ۔ ''] آیت کریمہ کے آخری لفظ دلالت کر رہے ہیں کہ موتی سے جو مردے آپ سمجھ رہے ہیں ، اس مقام پر وہ مردے مراد نہیں ، کیونکہ ان میں اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ والا وصف موجود ہی نہیں ہوتا ۔ پھر دوسری آیت کری

اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ (۲۲) (فاطر)

تو سورۂ نمل اور سورۂ فاطر والی آیات میں رسول اللہ ﷺ کے اسماع کی نفی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماع کی نفی نہیں ۔ جبکہ سورۂ فاطر والی آیت میں اللہ تعالیٰ کے اسماع کا اثبات بھی موجود ہے ۔

ں سورۃ احقاف والی آیت تو اس میں موتی یا میت یا ان کے ہم معنی کوئی لفظ صرف یہ آیا ہے :

یَستَجِیبُ لَہ اِلیٰ یَومِ القِیامَۃِ وَہُم عَن دُعَائِہِم غَافِلُونَ (۵)

، تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں، بلکہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہوں۔ ''] اور یہ لفظ زندہ اور مردہ دونوں کو شامل ہیں، اگر اس سے عدم سماع موتی اخذ کیا جائے تو اس سے عدم سماع احیاء بھی اخذ ہوگا۔ کیونکہ مَن لَّا یَستَجِیبُ الخ۔ دونوں کو متناول ہے۔

زجمہ میں لکھا ہے : ''اس کی پکار کا جواب نہیں دے سکتے۔ '' حالانکہ استجاب یستجیب قبول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادعُونِی أَستَجِب لَکُم (المومن)

ر تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ '']

فرمانِ رسول ﷺ ہے : یُستَجَابُ لِأَحَدِکُم مَالَم یَعجَل (صحیح ابوداوٗد : ۲۳۳۴، ترمذی الدعوات باب ماجاء فیمن یستعجل فی دعائہ)

ارے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے، جب تک وہ جلدی نہ کرے۔ '']

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

استَجِیبُوا لِرَبِّکُم مِّن قَبلِ أَن یَأتِیَ یَومٌ لَّا مَرَدَّ لَہُ مِنَ اللَّہِ (الشوریٰ)

پنے رب کا حکم قبول کرو، اس سے پہلے کہ اللہ کی جانب سے وہ دن آ جائے، جس کا ہٹ جانا ناممکن ہے۔ '']

فرمان ہے :

أُجِیبُ دَعوَۃَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلیَستَجِیبُوا لِی وَلیُؤمِنُوا بِی لَعَلَّہُم یَرشُدُونَ (۱۸٦) (البقرۃ)

پکارنے والے کی پکار کو جب وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں، لوگوں کو چاہیے میری بات مان لیں اور مجھ پر ایمان رکھیں، تاکہ وہ بھلائی پائیں۔ '']

کھا ہے : ''سماع موتی کا عقیدہ رکھنے سے درج بالا قرآنی آیات کا انکار ہو جائے گا۔ '' تو محترم ٹھنڈے دل سے درج بالا قرآنی آیات کریمہ کو ایک دفعہ پھر غور سے پڑھیں، ان کے کسی ایک لفظ میں بھی سماع موتی کی نفی نہیں۔ صرف اتنی بات ہے کہ تُسمِعُ المَوتیٰ اور وَمَا أَنتَ بِمُسمِعٍ مَّن فِی القُبُورِ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے

پ میری اس سابقہ تحریر کے پیش نظر سمجھنا شروع کر دیں کہ یہ بھی سماع موتی کا قائل ہے۔ اس لیے کتاب و سنت کی روشنی میں اپنے عقیدے کی وضاحت ضروری سمجھتا ہو تو میرا یہ عقیدہ ہے کہ اصول، قاعدہ اور قانون یہی ہے کہ موتی نہیں سنتے، موتی تو موتی ہیں نوام سوئے ہوئے نہیں سنتے۔ البتہ اس اصول

ں [illegible]۔

رما [illegible]۔

لَمَّا قَالَ أَنَّیٰ یُحیِی ہٰذِہِ اللَّہُ بَعدَ مَوتِہَا (۲۵۹) (البقرۃ)

طرح موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھ آدمیوں کو لے کر گئے اللہ تعالیٰ نے انہیں فوت فرما دیا۔ بعد میں زندہ کر دیا۔

ثُمَّ بَعَثنَاکُم مِّن بَعدِ مَوتِکُم الآیہ اسی طرح ہزاروں کی تعداد میں لوگ موت کے ڈر سے اپنے گھر چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فوت کر دیا، پھر زندہ فرما دیا۔

أَلَم تَرَ إِلَی الَّذِینَ خَرَجُوا مِن دِیَارِہِم وَہُم أُلُوفٌ حَذَرَ المَوتِ فَقَالَ لَہُمُ اللَّہُ مُوتُوا ثُمَّ أَحیَاہُم (۲٤۳) (البقرۃ) الآیۃ

یں ہے دجال ایک مؤمن کو قتل کر ڈالے گا، بعد میں زندہ کر دے گا وہ مومن کہے گا مجھے پہلے سے بھی زیادہ یقین ہو گیا ہے کہ تو دجال ہے [صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب لا یدخل الدجال المدینۃ] تو اب ان چند جزئیات کو لے کر کوئی شخص قانون، قاعدہ اور اصول کہ فوت شدہ زندہ ہو کر دنیا میں واپس نہیں آتے، کا

[illegible] ثابت نہیں ہوتا۔

6۔ آپ لکھتے ہیں : ''میں نے (نبی ﷺ) نے کہا مجھے چھوڑ دو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں ان دونوں نے کہا کہ ابھی آپ کی عمر کا کچھ حصہ باقی ہے۔ '' الخ معلوم ہوتا ہے آپ اس سے یہ کشید کرنا چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ تکمیل عمر اور وفات کے بعد مدینہ منورہ والی قبر میں زندہ نہیں تو اس پر کلام بعد میں

(۱) کذاب... اس کی دونوں شدقوں... وراچھوں... کو گدی تک لوہے کے کلوب کے ساتھ چیرا جا رہا ہے اور جبریل و میکائیل علیہما السلام نے فر((فَیُصنَعُ بِہٖ إِلیٰ یَومِ القِیَامَۃِ))مت کے دن تک اس کو یہی سزا دی جائے گی۔ ''

(۲) رات کے وقت قرآنِ مجید کی تلاوت نہ کرنے والا اور دن کے وقت قرآنِ مجید پر عمل نہ کرنے والا قرآنِ مجید کا عالم... پتھر کے ساتھ اس کا سر کچلا جا رہا ہے۔ جبریل و میکائیل علیہما السلام نے فرمایا : ((یُفعَلُ بِہِم إِلیٰ یَومِ القِیَامَۃِ))کے دن تک ان کو یہی سزا دی جائے گی۔ ''

(۳) زنا کرنے والے اور زنا کرنے والیاں... ان کو تنور نما گڑھے میں تیز و تند آگ میں جلایا جا رہا ہے۔ جبریل و میکایل علیہما السلام نے فرمایا : ((یُفعَلُ بِہِم إِلیٰ یَومِ القِیَامَۃِ))کے دن تک ان کو یہی سزا دی جائے گی۔ ''

(۴) سود خور... خون کے دریا میں ہے، باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے کنارے کے قریب آتا ہے تو اس کے منہ پہ پتھر دے مارا جاتا ہے۔ اور نکلنے نہیں دیا جاتا۔ جبریل و میکائیل علیہما السلام نے ((یُفعَلُ بِہِم إِلیٰ یَومِ القِیَامَۃِ))کے دن تک ان کو یہی سزا دی جائے گی۔ '' یاد رہے جبریل و میکائیل کے لفظ

، [illegible]۔

ن [illegible]۔

ر [illegible]۔

ر [illegible]۔

ساری حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ انسان نیک ہو، خواہ بد۔ تکمیل عمر اور وفات کے بعد اسے ایک مقام و گھر ملتا ہے۔ نیک ہے تو اچھا گھر اور بد ہے تو برا گھر اور واضح رہنے یہ بھی ایک قسم کی زندگی ہے، ورنہ نیک کو ثواب بتفاوت درجات اور بد کو عذاب باختلاف درکات چہ معنی دارد؟

تول آپ کے نبی ﷺ مدینہ والی قبر میں زندہ ہیں، لیکن بخاری ۔ ۔ ۔ الخ ''ابو بکر صدیق اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ والے اس واقعہ سے آپ نکال رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبر میں زندہ نہیں۔ حالانکہ اس واقعہ سے یہ بات نہیں نکلتی، کیونکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ خطبہ، خطبہ کے اندر :

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران)

ﷺ صرف رسول ہی ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں، کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے ؟ '']اور

ٌ مَیِّتٌ وَاِنَّھُم مَّیِّتُونَ (٣٠) (الزمر)

، موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں۔ '']کی تلاوت اور عمر بن خطاب رضی اللہ [illegible] "مجھے یقین ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ یہ سب باتیں اس وقت کی ہیں جس وقت رسول اللہ ﷺ فوت تو ہو چکے تھے، مگر ابھی قبر میں دفن نہیں کیے گئے تھے۔ جس کا صاف اور سیدھا

آپ مزید لکھتے ہیں : ''جب سارے صحابہ e کا اجماع ہو گیا کہ نبی کو موت آ چکی ہے اور قیامت سے پہلے دوبارہ زندہ بھی نہیں کیے جائیں گے۔ تو نبی کو مدینہ والی قبر میں زندہ کہہ کر قرآن و حدیث کا کفر کیوں کرتے ہیں ؟ کیا آپ صحابہ رضی اللہ عنہم پر الزام لگانا چاہتے ہیں کہ انہوں نے رسول ﷺ کو زندہ در گور کر

e ہے

a ہے

[illegible] b

a ہے

تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَلَوْ تَرَىٰ اِذِ الظّٰلِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ (٩٣) (الانعام)

س وقت دیکھیں جبکہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ اپنی جانیں نکالو۔ آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی۔ '']الآیۃ۔ نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

ارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ (٤٦) (المومن)

ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی (فرمان ہو گا) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔ '']اس آیت کریمہ میں وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ الخ دلالت کر رہے ہیں کہ فرعونیوں کا صبح و شام آگ پر پیش کیا جانا قیامِ قیامت سے پہلے ہے اور واضح ہے وہ پہلے والا عالم عالمِ قبر و برزخ ہی ہے۔ عالمِ دنیا نہ

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ (٢٧) (ابراہیم)

''ایمان والوں کو اللہ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی نا انصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کر گزرے۔ '']قبر کے بارے میں ہے۔ (جلد اول، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر الخ، ص : ١٨٣) امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس باب میں ثواب و

رمایا :

وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ (٦٤) (العنکبوت)

یا کی زندگی محض کھیل تماشا ہے۔ البتہ آخرت کے گھر کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے۔ '']اور یقیناً دارِ آخرت ہی زندگی ہے، اب اس میں حیاتِ دنیا کے زندگی ہونے کی نفی کر دی گئی ہے، مگر بنسبتِ حیاتِ آخرت ورنہ حیاتِ دنیا زندگی ہے جیسا کہ وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا الخ سے ثابت ہو رہا ہے۔

رۂ نحل والی آیت ''أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ''الخ میں بھی دنیاوی زندگی کی نفی ہے۔ قبر و برزخ والی زندگی کی نفی نہیں۔ یہ نہیں فرمایا :

ٌ فِي الْقُبُورِ غَيْرُ أَحْيَاءٍ فِيهَا اور مَا يُفِيدُ [illegible] اللہ تعالیٰ کا فرمان وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ [illegible] روقت بعث کی نفی ہے ہمہ قسم کے شعور کی نفی نہیں۔ اگر اس سے قبر و برزخ والی زندگی کی نفی نکالی جائے تو لازم آئے گا دنیا والی زندگی کی بالکلیہ نفی ہو جائے، کیونکہ دنیاوی زندگی رکھنے والوں کو بھی کوئی شعور نہیں۔ وہ کب اٹھائے جائ

8۔ آپ لکھتے ہیں : ''حدیث کے مطابق شہداء کی روحوں کو قبض ہونے کے بعد شہداء کی فرمائش کے باوجود دنیا میں نہیں لوٹایا گیا۔ ''تو محترم دنیا میں لوٹانے کی بات اس مقام پر نہیں ہو رہی۔ بات یہ ہو رہی ہے کہ اصحابِ قبور کی قبر و برزخ میں دنیا والی زندگی ہے تو اس حدیث سے شہداء کو دنیا والی زندگی ملنے کا

بن جندب رضی اللہ عنہ والی حدیث میں قیامت کے دن سے پہلے عمر کی تکمیل اور وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے گھر کا تذکرہ نیز شہداء اور عام مومنین کے گھروں کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ پھر قیامت کے دن سے پہلے کذاب، زانی، سود خور اور عالم بے عمل کی سزاؤں کا تذکرہ بھی ہو چکا ہے۔ تو ثابت ہوا دنیا و

ر شہداء کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید اور فرقانِ حمید میں فرماتے ہیں :

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ (١٥٤) (البقرۃ)

لیٰ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں، لیکن تم نہیں سمجھتے۔ '']نیز فرماتے ہیں :

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ [illegible] (١٦٩) [illegible] (١٧١) (آل عمران)

ید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس، روزیاں دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں۔ اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں اس پر کہ انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ غمگ

ِ مسلم جلد دوم کی جس حدیث کا آپ حوالہ دے رہے ہیں، اس کا ابتدائی حصہ اس طرح ہے مسروق تابعی رحمہ اللہ [illegible] عَنْ هَٰذِهِ الْآيَةِ : وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ قَالَ أَمَا إِنَّا سَأَلْنَا عَنْ ذَٰلِكَ "

کتاب الإمارة باب بیان أن أرواح الشهداء فی الجنة)

[''ہم نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا تو عبداللہ نے فرمایا : ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''ان کی روحیں سبز رنگ پرندوں کے قالب میں ہیں۔ عرش کی قندیلیں ان کے لیے ہیں۔ ساری جنت میں جہاں چاہیں چریں چگیں اور ان

[illegible]

شدگان جب قبروں سے اٹھیں گے، اس وقت تو روحیں ان میں لوٹائی جائیں گی۔ جس میں کسی بھی مسلم کو کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں، جبکہ آپ کے الفاظ: ''اسی طرح قرآن میں بھی موت کے بعد روح لوٹائے جانے کا کوئی تصور نہیں۔'' اپنے عموم واطلاق کے لحاظ سے حشر ونشر کے موقع پر روحیں لوٹا

ڑی ہی مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ قرآنِ مجید کی وہ آیت کریمہ درج فرمائیں جس میں ہو: ''موت کے بعد روح لوٹائے جانے کا تصور نہیں۔'' یا ''موت کے بعد روح نہیں لوٹائی جاتی۔'' یا ''موت کے بعد روح نہیں لوٹائی جائے گی۔'' بہر کیف ایسی کوئی ایک آیت درج فرمادیں، جس میں موت کے بعد روح لوٹا

پ لکھتے ہیں: ''قرآن ہر انسان کو مردہ ہونے کے بعد بے شعور ہونے کا تصور پیش کرتا ہے۔'' تو محترم پہلے لکھ چکا ہوں ﴿وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾ (النحل: ٢١) [''اور انہیں شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔''] خاص شعور کی نفی ہے کہ انہیں اپنے اٹھائے جانے کے وقت کا شعور نہیں۔ اس سے ''مردہ

ب ارجعون (٩٩) لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ (١٠٠) (المؤمنون)

، میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کروں۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا یہ تو صرف ایک قول ہے، جس کا یہ قائل ہے ان کے پیچھے ایک پردہ ہے ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔'']

خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ آیت ضرور پیش فرمائیں، جس میں: ''ہر انسان کو مردہ ہونے کے بعد بے شعور قرار دیا گیا ہے۔'' بڑی مہربانی ہوگی۔ یہ کام پہلی فرصت میں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

:ے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ الآية (الحجرات)

ن والو! بہت بدگمانیوں سے بچو۔ یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔''] پھر اللہ تعالیٰ کا ہی فرمان ہے:

(٦) (الحجرات)

ن والو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو، پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔'']

ی نے کسی سے دم کروایا یا دم کرنے والے نے قرآنِ مجید کی کوئی سورت یا آیت یا رسول اللہ ﷺ کی سکھائی ہوئی دعاء پڑھ کر دم کیا، اب دم کروانے والے سے پوچھیں آپ نے دم کیوں کروایا؟ تو وہ یہی کہے گا اس سے مجھے اولاد ملے گی، تکلیف دور ہوگی، اس کا پورا ایمان اس طرف ہوتا ہے کہ اب یہ دم غا

بھی عجیب بات ہے ایک انسان شہد کو شفاء سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ﴾ [النحل: ٦٩] [''اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔''] اسی طرح قرآنِ مجید کو شفاء سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ [بنی اسرائیل: ٨٢] [''یہ قرآن جو ہم نازل کر ر

وسنت کا تعویذ کرنے والے اور کروانے والے سبھی تعویذ میں لکھے ہوئے کلمات وکلام کو شفاء دینے والا سمجھتے ہیں ان میں سے کوئی بھی کاغذ یا چمڑے کو شفاء دینے والا بھی نہیں سمجھتا چہ جائیکہ وہ اس کو الٰہ سمجھے یا گردانے لہٰذا کتاب وسنت کے تعویذ باندھنے یا لٹکانے کے متعلق آپ کا لکھنا: ''اس طرح اپنا الٰہ ا

ں مسند امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ والی حدیث جس کا ایک ٹکڑا آپ نے نقل فرمایا تو وہ پوری کی پوری مندرجہ ذیل ہے:

الوارث ثنا عبدالعزیز بن مسلم ثنا یزید بن أبی منصور عن دخین الحجری عن عقبة بن عامر الجہنی أن رسول اللہ ﷺ أقبل إلیه رهط، فبایع تسعة وأمسک عن واحد، فقالوا: یا رسول اللہ بایعت تسعة وترکت هذا. قال: إن علیه تمیمة. فأدخل یده، فقطعها، فبایعه، وقال: من علق تمیمة فقد أشرک. (٤: ١٥٦)

[''بے شک رسول اللہ ﷺ کے پاس (١٠) دس آدمی آئے آپ نے (٩) نو کی بیعت کی اور ایک کی بیعت نہ کی۔ تو انہوں نے کہا: آپؐ نے (٩) سے بیعت لی اور اس کو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر تمیمہ ہے۔'' آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ داخل کیا اور اس کو کاٹ دیا۔ پھر اس سے بیعت لی۔ اور فرما

یث پڑھ جائیے آپ کو اس میں کہیں بھی لفظ تعویذ نظر نہیں آئے گا۔ ہاں! رسول اللہ ﷺ کا فرمان ''مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ'' جس نے تمیمہ لٹکایا بلاشبہ اس نے شرک کیا۔'' اس میں موجود ہے۔ اب قابل غور چیز یہ ہے کہ تمیمہ کیا ہے؟ جس کے لٹکانے کو رسول اللہ ﷺ نے شرک قرار دیا تو محترم سنیں مشہور ومعروف لغ

یری اس ساری بات چیت سے نتیجہ اخذ کرلیں یہ تو تعویذ کا قائل ہوگیا ہے تو محترم دو ٹوک الفاظ میں اپنا عقیدہ لکھ دیتا ہوں تاکہ آپ میرے متعلق کسی بدگمانی میں مبتلا نہ ہو جائیں تو سنیں: ''تعویذ کرنا کروانا یا لٹکانا لٹکوانا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔'' یہ ہے میرا عقیدہ اور وہ تھا آپ کی باتوں کا جواب۔ غفر

رۂ سبا کی محولہ بالا آیت کریمہ نقل کیے دیتا ہوں تاکہ آپ اس کے الفاظ کو سامنے رکھ کر اپنے ترجمہ کا جائزہ لے سکیں تو یہ آیت کریمہ اس طرح ہے:

ل مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (٤٧) سورة السبا)

کریمہ کے لوگوں سے اور بالخصوص ایمان والوں سے اجرت صلہ، مزدوری اور معاوضہ لینے کی نفی نہیں صرف اس کے طلب کرنے کی نفی ہے۔ دیکھئے سورہ فرقان میں ہے:

سْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا (٥٧) (الفرقان)

[''کہہ دیجئے کہ میں قرآن کے پہنچانے پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا، مگر جو شخص اپنے رب کی طرف راہ پکڑنا چاہے۔''] پھر مالِ فے میں رسول اللہ ﷺ کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ الآية (الحشر)

[''بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا قرابت والوں کا اور یتیموں، مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے، تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے اسے لے لو اور جس

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ الآية (الانفال)

لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا۔'']۔ وفد عبدالقیس والی حدیث میں ہے: "وَأَن تُعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُم" وفد عبدالقیس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار سے

(ق

ول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبَا بَكْرٍ [illegible]

ص09